قبر پر قبر بنانا

ریفرنس نمبر: Lar-10241
تاریخ: 06-12-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک جگہ قدیم وقف قبرستان ہے۔ جو قبور (قبروں) سے مکمل بھر چکا ہے۔ کیا اس قبرستان میں تمام قبور پر پانچ، چھ فٹ مٹی ڈال کر اس پر نئی قبریں بنا سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صورت مسئولہ میں قبورِ مسلمین پر پانچ، چھ فٹ مٹی ڈال کر اس پر جدید قبور بنانا، ناجائز و حرام ہے کہ یہ قبور مسلمین کی سخت بے حرمتی اور ان کے لیے تکلیف کا باعث ہے، کہ جس بات سے زندوں کو ایذا پہنچتی ہے مُردے بھی اس سے تکلیف پاتے ہیں۔ جب قبر پر چلنا، پاؤں رکھنا، اس پر بیٹھنا، اس پر راستہ بنانا ، جائز نہیں، تو اس پر مستقل مکمل قبر بنانا کیونکر جائز ہو سکتا ہے؟ اس میں مزید کئی خرابیاں بھی ہیں کہ مٹی ڈالنے کے لیے اس پر ٹریکٹر، ٹرالی یا دیگر باربرداری والی گاڑیوں یا پیدل اٹھا کر مٹی ڈالنا ہوگی، اور نئی قبریں کھودتے ہوئے، جنازہ لاتے ہوئے ظن غالب ہے کہ قبور پر چلنا، پھر نا راستہ بنانا وغیرہ پایا جائے اور شرعا یہ افعال سخت حرام ہیں کہ اس میں مردوں کی توہین اور ایذا ہے۔

قبر پر بیٹھنے کے حوالے سے مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ کی حدیث پاک میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: ”لأن يجلس أحدكم على جمرة فتحرق ثيابه، فتخلص إلى جلده، خير له من أن يجلس على قبر “یعنی: تم میں سے کوئی آگ کی چنگاری پر بیٹھے یہاں تک کہ وہ اس کے کپڑے جلا کر جلد تک پہنچ جائے، یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے۔ (صحیح مسلم، جلد2، صفحہ 667، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

مسلمان کی قبر پر چلنے کے بارے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”لان امشی علی جمرۃ او سیف احب الی من ان امشی علی القبر “یعنی میں انگارے یا تلوار پر چلوں یہ میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں (کسی مسلمان کی) قبر پر چلوں۔

(سنن ابن ماجہ، جلد1، صفحہ 499، دار إحياء الكتب العربية)

الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: ”(ويكره وطء القبر والجلوس والنوم عليه) لأنه عليه الصلاة والسلام نهى عن ذلك، وفيه إهانة به “یعنی: قبر پر پاؤں رکھنا، اس پر بیٹھنا اور سونا مکروہ ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور

اس میں اس کی اہانت ہے۔ (الاختيار لتعليل المختار، باب الجنائز، جلد1، صفحہ97، طبعۃ الحلبي، القاهرة)

شیخ الاسلام والمسلمین، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبر پر بیٹھنے اور اس سے تکیہ لگانے اور مقابر میں جوتا پہن کر چلنے والوں کو منع فرمایا اور علماء نے اس خیال سے کہ قبور پر پاؤں نہ پڑے، گورستان میں جو راستہ جدید نکالا گیا ہو، اس میں چلنے کو حرام بتایا اور حکم دیا کہ قبر پر پاؤں نہ رکھیں، بلکہ اس کے پاس نہ سوئیں، سنت یہ ہے کہ زیارت میں بھی وہاں نہ بیٹھیں، بلکہ بہتر یہ ہے کہ بلحاظِ ادب پاس بھی نہ جائیں، دور ہی سے زیارت کر آئیں۔۔۔ اور تصریح فرمائی کہ مسلمان زندہ و مردہ کی عزت برابر ہے اور جس بات سے زندوں کو ایذا پہنچتی ہے مُردے بھی اس سے تکلیف پاتے ہیں اور انہیں تکلیف دینا حرام، تو خود ظاہر ہوا کہ یہ فعل مذکور فی السوال کس قدر بے ادبی و گستاخی و باعث گناہ اور استحقاق عذاب ہے۔ جب مکان سکونت بنایا گیا تو چلنا پھرنا، بیٹھنا لیٹنا، قبور کو پاؤں سے روندنا، ان پر پاخانہ، پیشاب، جماع سب ہی کچھ ہوگا اور کوئی دقیقہ بے حیائی اور اموات مسلمین کی ایذا رسانی کا باقی نہ رہے گا۔" (فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ453، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "قبور مسلمین پر چلنا جائز نہیں، بیٹھنا جائز نہیں، ان پر پاؤں رکھنا جائز نہیں، یہاں تک کہ ائمہ نے تصریح فرمائی کہ قبرستان میں نیا راستہ پیدا ہو اس میں چلنا حرام ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد9، صفحہ480، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ شریف میں قبروں کے مسمار کر کے مسجد بنانے کے حوالے سے امام اہلسنت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن تحریر فرماتے ہیں: "یہ حرکت شنیعہ ہمارے ائمہ کے اجماع سے ناجائز و حرام ہے۔ **توہین قبور مسلمین ایک اور قبور پر نماز کا** حرام ہونا دو۔۔۔۔۔ کہاں قبر کی بلندی کہ حدِ شرعی سے زائد ہو اس کے دور کرنے کا حکم اور کہاں یہ کہ **قبور مسلمین مسمار کر کے ان پر چلیں، اموات کو ایذا دیں۔**" (فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ428، رضا فاونڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو واصف محمد آصف عطاری

20 ربیع الاخر 1442ھ/06 دسمبر 2020ء

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے